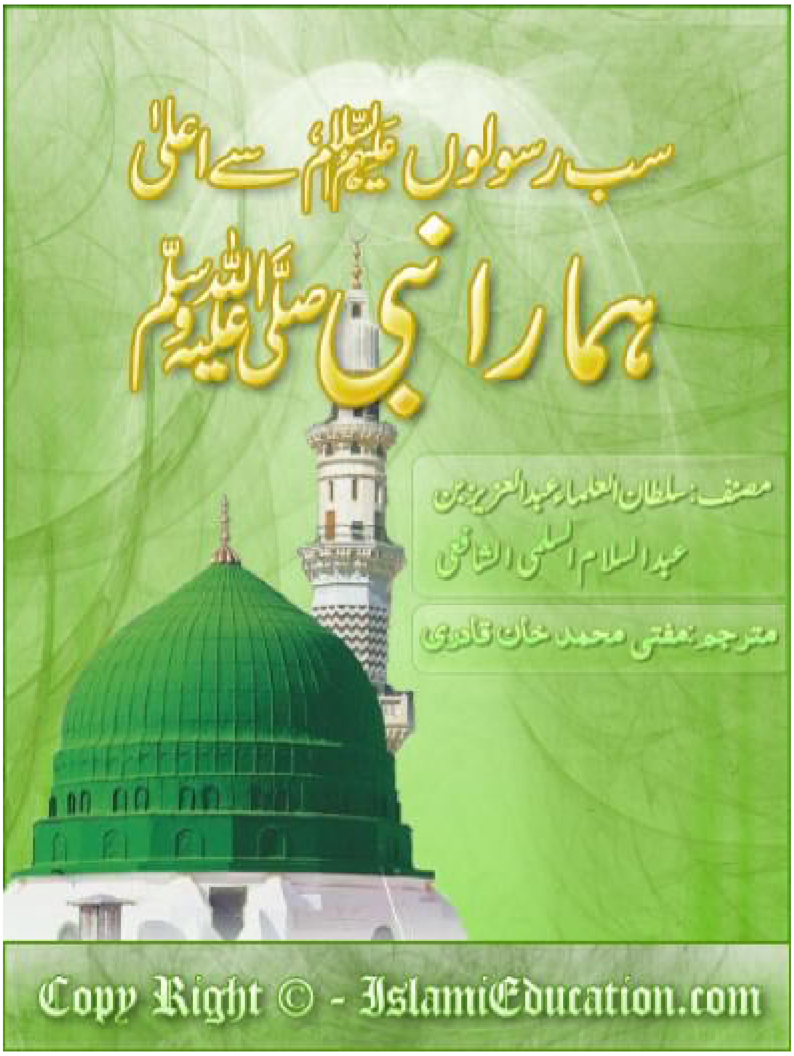
سب رسولوں علیہم السلام سے اعلیٰ
ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مصنف: سلطان العلماء عبد العزیز بن
عبد السلام السلمی الشافعی
مترجم: مفتی محمد خان قادری
Copy Right © - IslamiEducation.com

سب رسولوں سے اعلیٰ

ہمارا نبی ﷺ

تصنیف: سلطان العلماء عبدالعزیز بن عبدالسلام السلمی الشافعی

ترجمہ: مفتی محمد خان قادری

کتاب کی اہمیت

اپنے موضوع کے اعتبار سے نہایت ہی قیمتی کتاب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کے فضائل وکمالات پر مشتمل ہے جن کی معرفت آپ کے ساتھ ایمان اور محبت وعقیدت میں اضافہ کا سبب ہے۔ شیخ عبداللہ سراج الدین شامی آپ کے فضائل وشمائل کی علمی ضرورت پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ ام لم یعرفوا رسولھم فھم لہ منکرون ۝

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشادگرامی ہے۔ کیا انہوں نے اپنے رسول کو پہچانا نہیں تو وہ اس کے منکر ہو۔

ان حقا علی جمیع العقلاء المکلفین ان یتعرفوا الی ھذا الرسول الکریم و شمائلہ الحمیدۃ و خصائلہ المجیدۃ و ذالک لوجوہ متعددۃ الوجہ الاول ان اللہ تعالیٰ امر العباد ان یومنوا بھذا الرسول الکریم ﷺ فقال (امنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا واللہ بما تعلمون خبیر) والایمان بہ ﷺ یتطلب من العبادان یعرفوا فضل ھذا النبی الکریم ورفعۃ مستواہ علی غیرہ وما اسبغ اللہ تعالیٰ علیہ من الکمالات النفسیۃ وما ادبہ من الاداب الکریمۃ الرضیۃ وما وھبہ من الخلق العظیم والخلق الحسن الکریم وما ابدع فیہ سبحانہ من المحاسن و جمع فیہ مجامع الکمالات، فجعل جوھرہ الکریم عالیا علی سائرالا فراد والا جناس بحیث لاینقاس بغیرہ من الناس

ترجمہ : تمام اہل عقل وبلوغ پر لازم ہے وفرض ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس اور آپ کے شمائل حمیدہ اور خصائل مجیدہ سے آگاہ ہوں اس کی متعدد وجوہ ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے

بندوں کو رسول کریم ﷺ پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل فرمایا اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔آپ پر ایمان لانا یہ تقاضا کرتا ہے کہ بندے آپ کے فضائل اور بلند درجات سے آگاہ ہوں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو ظاہری کمالات ذاتیہ، باطنی آداب وکمالات، خلق عظیم اور حسن خلق، عمدہ محاسن، تمام کمالات کا جامع بنایا ہے ان تمام کو جاننا اور تسلیم کرنا ضروری ہے۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام افراد اور مخلوقات پر اس طرح بلند فرمادیا ہے کہ کسی دوسرے کو آپ کے مقابل نہیں لایا جاسکتا۔

(سیدنا محمد رسول اللہؐ ۴)

شیخ ناصر الدین البانی نے ان الفاظ میں اسی بات کی تصریح کی ہے۔

انني اعتقد ان كل مسلم صادق فى اسلامه لابدله من ان يتعرف على جملة طيبة من المكارم النبى اكرم الله بهانبية' والفضائل التى فضله بها على العالمين ' من الجن والناس اجمعين' بل والملائكة المقربين'بادلة ثابتة فى الكتاب والسنة والنظر السليم فيهما' و'لاستنباط منهما' فان ذلك مما يزيده بلاشكه ايمانا وحيا مخلصا لنبى ﷺ هذا الحب الذى هو شرط اساسى ان يستقر فى قلب المومن مقرونا بحب الله تعالىٰ الذى تفضل بارساله الينا وامتن وله المنة بذلك علينا فقال تبارك و تعالىٰ هو الذى بعث فى الاميين رسولا منهم يتلوا عليهم آيانه ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفى ضلال مبين

ترجمہ: میرا یہ عقیدہ ہے کہ مخلص مسلمان کے لئے لازم وضروری ہے کہ کتاب وسنت کے دلائل اور ان میں صحیح نظر وفکر کے ساتھ اسے ان تمام پاکیزہ مکارم کا علم ہو جن سے اللہ تعالیٰ نے اللہ کو نوازا ہے اور ان فضائل سے اگاہ ہو جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہاں انس وجن بلکہ تمام مقرب فرشتوں پر فضیلت بخشی ہے کیونکہ یہ آگاہی یقیناً انسان کے لئے آپ پر ایمان اور آپ کے ساتھ محبت میں حسن اخلاص کا ذریعہ ہے اور محبت کے بارے میں بنیادی شرط ہے کہ وہ مومن کے دل میں اس طرح راسخ ہو جائے کہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نسبت متصل ہو اس بنا پر کہ اس ذات نے آپ کو فضیلت بخشی اور ہم میں

مبعوث فرما کر احسان فرمایا اس کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ھو الذی بعث فی الامیین رسوله منهم۔(مقدمہ ۴)

کتاب کی ثقاہت

شیخ ناصرالدین اس کتاب کی ثقاہت کے بارے میں رقم طراز ہیں۔

انها رسالة لطيفة جداً جمع فيها المؤلف رحمه الله تعالىٰ اكثر من اربعين فضيلة من فضائل النبى ﷺ وما اكثرها وقداستقصاها السيوطى رحمه الله فى الخصائص الكبرى فى ثلاث مجلدات كبار قسم كبير منها من دلائل النبوة لابى نعيم الاصيهانى ودلائل النبوة لامام البيهقى وفى هذا الكتب الثلاثة بخاصة الاول منها كثير من الاحاديث الفعيفة والموضوعة بخلاف رسالة المؤلف هذه فانهانخبة ممتازه ليس فيها بفضل الله مايمكن القطع بضعنه بل جله ان لم اقل كله صحيح ثابت۔

ترجمہ: یہ رسالہ نہایت ہی خوبصورت ہے اس میں مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آپ کے چالیس سے زائد فضائل کو جمع کیا ہے۔امام سیوطی نے اس موضوع پر الخصائص الکبری تین جلدوں میں لکھی ہے۔اسی طرح اس موضوع پر دو ضخیم کتب امام ابونعیم کی دلائل النبوۃ اور امام بیہقی کی دلائل النبوۃ بھی ہیں ان تینوں کتب خصوصاً پہلی میں بہت سی احادیث ضعیف اور موضوع ہیں، بخلاف اس رسالہ کے کیونکہ یہ اس حوالے سے نہایت ہی ممتاز ہے اس میں اللہ کے فضل سے کوئی ایسی حدیث نہیں جسے یقینی طور پر ضعیف کہا جا سکے بلکہ (اگر البانی نہیں کہتا) اس کی تمام روایات صحیح اور ثابت ہیں۔(مقدمہ ۴)

کچھ ترجمہ کے بارے میں

اللہ تعالیٰ کی توفیق و رسول اللہ ﷺ کی نظر عنایت سے کافی عرصہ سے یہ کوشش جاری ہے کہ جو بھی عربی کتاب آپ کے شمائل وفضائل اور کمالات پر ملے اسے اردو زبان میں ڈال لیا جائے تا کہ اردو خوان حضرات اس سے استفادہ کر سکیں۔سلطان العلما کی یہی کتاب شیخ ناصرالدین البانی کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی۔۱۹۹۱ء میں بندہ کو یہ حاصل ہوئی اس کا ترجمہ ایک ساتھی کے ذمہ لگایا لیکن وہ توجہ نہ دے سکے اس عرصہ میں کافی دفعہ خیال آیا کہ چند دنوں کا کام ہے اسے ہونا چاہیے مگر ہوتا ہے وہی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔اسی صفر کے آخری دنوں جامعہ اسلامیہ لاہور میں بندہ کو فون پر

اطلاع ہوئی کہ محترم الحاج محمد عارف قادری ضیائی نے مدینہ منورہ سے آپ کے لئے کچھ کتب بھیجیں ہیں وہ آپ کو کہاں پہنچائی جائیں۔ بندہ نے شادمان کا اپنا پتہ دے دیا۔ ایک دن جامعہ سے گھر واپس آیا تو محترم قادری صاحب کا تحفہ موصول ہوا جس میں دیگر کتب کے علاوہ یہ کتاب بھی تھی۔ عصر کے بعد جب میں دفتر بیٹھا تو خیال آیا کیوں نہ اس کتاب کا ترجمہ کردیا جائے بس شروع ہونے کی دیر تھی چند گھنٹوں میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمادی۔ یکم ربیع الاول ۱۴۱۷ کی رات کو سونے سے پہلے کچھ فجر کی نماز کے بعد اور تقریباً ڈیڑھ صفحہ کے قریب جامعہ میں جاکر ترجمہ کیا۔ اس طرح یہ کام مکمل ہوگیا۔

محمد خاں قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ پر احسان وکرم اور اپنے ہاں آپ کا جو مقام ہے اس سے آگاہ فرماتے ہوئے فرمایا۔

وانزل للہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماo (النساء)

ترجمہ : اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بعض رسولوں پر بعض کو فضیلت عطا فرمائی ہے۔

منھم من کلم اللہ ورفع بعضم درجاتo (البقرہ ۲۵۲)

ترجمہ: ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

پہلی فضیلت درفضیلت کی تصریح ہے۔ دوسری کو درجات کے ساتھ تعبیر کرتے ہوئے نکرہ رکھا جو کثرت تعظیم و درجات پہ دال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو متعدد وجوہ کے اعتبار سے فضیلت عطا فرما رکھی ہے۔

ا۔ آپ تمام کے سردار ہیں

پہلی فضیلت یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے سردار و سربراہ ہیں۔ آپ کا فرمان ہے۔

انا سید ولد آدم ولا فخرo (صحیح ابن حبان ۶۲۳۲)

ترجمہ: میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں مگر اس پر فخر نہیں۔

سربراہ وہی شخص ہوسکتا ہے جو تمام سے بلند صفات اور اخلاق عالیہ سے متصف ہو۔ یہ فرمان بتا رہا ہے کہ آپ دونوں جہانوں میں افضل ہیں۔ دنیا میں اس لیے کہ آپ اخلاق مذکورہ سے متصف ہیں اور آخرت میں اس لئے کہ وہاں جزا اوصاف و اخلاق کے مطابق ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا میں مناقب وشمائل اور آخرت میں مراتب و درجات میں فضیلت بخشی تو آپ نے فرمایا ''انا سید ولد آدم ولا فخر '' تا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو آپ کا مقام و مرتبہ ہے اس سے امت آگاہ ہو جائے۔

چونکہ اکثر طور پر اپنے مناقب بیان کرنے والے لوگ بطور فخر بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ''ولا فخر'' فرما کر اس بات کا قلع قمع فرما دیا کہیں کوئی جاہل یہ وہم نہ کرے کہ آپ نے بطور فخر ایسا فرمایا۔

۲۔حمد کا جھنڈا میرے ہاتھوں میں ہوگا

آپ ﷺ نے فرمایا۔

وبیدی لواء الحمد یوم القیامۃ٥ (سنن ترمذی۔۳۱۴۸)

ترجمہ: روز قیامت حمد کا جھنڈا میرے ہاتھوں میں ہوگا مگر مجھے فخر نہیں۔

۳۔حضرت آدم اور تمام لوگ میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے

آپ ﷺ نے فرمایا۔

آدم فمن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ ولا فخر٥ (مسند احمد ۲۶۸۷)

ترجمہ: حضرت آدم اور تمام انسان روز قیامت میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

یہ تمام خصائص بتا رہے ہیں کہ آپ ﷺ مرتبہ میں سیدنا آدم اور دیگر انبیاء سے بلند ہیں اور فضیلت کا معنی یہی ہوتا ہے کہ انسان مناقب و مراتب میں خصوصی مقام رکھتا ہو۔

۴۔مغفرت کی خوشخبری

آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا یہ انتہائی کرم ہے کہ اس نے آپ ﷺ کو دنیا میں ہی بشارت عطا فرما دی کہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے تمام معاملات پر مغفرت و بخشش ہے۔باقی کسی نبی کے بارے میں ایسی کوئی خوشخبری منقول نہیں بلکہ ظاہر یہی ہے کہ انہیں اس بات سے آگاہ نہیں کیا گیا کیونکہ روز محشر جب ان سے شفاعت کی درخواست کی جائے گی تو ہر کوئی اپنی لغزش کا تذکرہ کرتے ہوئے نفسی نفسی کہے گا، اگر انہیں کسی ایسی بات کی اطلاع دی گئی ہوتی تو وہ کبھی لوگوں کی غمخواری میں تاخیر نہ فرماتے۔

واذا استشفعت الخلائق بالنبی ﷺ فی ذلک المقام قال انا لما٥

ترجمہ: جب اس مقام پر تمام مخلوق نبی اکرم ﷺ سے شفاعت چاہے گی تو آپ ﷺ فرمائیں گے میں اسی لئے ہوں۔

۵۔سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں

آپ ﷺ سب سے پہلے شفاعت کریں گے اور آپ کی شفاعت مقبول ہوگی یہ چیز بھی آپ کی تخصیص و تفضیل پر شاہد ہے۔

٦۔دعا میں ایثار

ہر نبی کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم جو دعا کرو میں اسے قبول کروں گا، ہر نبی نے اسی دنیا میں وہ دعا کر لی مگر ہمارے نبی ﷺ نے وہ دعا امت کی شفاعت کی خاطر محفوظ رکھ لی۔

٧۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی کی قسم اٹھائی

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تمام زندگی کی قسم اٹھاتے ہوئے فرمایا۔

لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون o (الحجر،۷۲)

ترجمہ: اے محبوب تیری عمر کی قسم وہ یقیناً آپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔

کسی کی زندگی کی قسم اٹھانا شاہد ہے کہ قسم اٹھانے والے کے ہاں اس کی کتنی عزت و وقار ہے۔آپ ﷺ کی حیات مبارکہ واقعتاً اس لائق ہے کہ اس کی قسم اٹھائی جائے کیونکہ جو عمومی و خصوصی برکات اس میں ہیں وہ کسی اور کے لیے کہاں ثابت ہیں؟

٨۔اعلیٰ خطاب کے ساتھ عزت بخشی

اللہ تعالیٰ نے جب آپ ﷺ کو خطاب فرمایا تو اس میں آپ ﷺ کے پیارے پیارے اسما اور القاب سے نوازا مثلاً يايها النبی، يايها الرسول یہ خصوصیت صرف آپ کو حاصل ہے کسی اور کے لیے ثابت نہیں بلکہ دیگر انبیاء علیہم اسلام کو ان کے ناموں سے بلایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يا آدم اسكن انت و زوجك، يا عيسىٰ ابن مريم اذاكر نعمتی عليك يا موسىٰ انی انا اللہ، يانوح اهبط بسلام، يا داؤد انا جعلناك خليفة فی الارض، يا ابرهيم قدصدقت الرويا، يالوط انا رسل ربك، يا ذكر يا انا نبشرك، يايحيىٰ خذالكتاب o

اور یہ بات ہر ایک پر آشکار ہے جب کوئی آقا اپنے بندوں میں سے کسی کو افضل صفات و اعلیٰ القابات سے بلائے اور اور دوسروں کو ان کے ایسے ناموں سے جن میں کوئی اہم فضیلت نہ ہو تو جسے افضل و اعلیٰ القابات سے بلایا جا رہا ہے اس کا آقا کے ہاں مقام زیادہ ہے اور یہ عرفاً معلوم ہے کہ جسے اس کے افضل اوصاف سے بلایا جاتا ہے بلانے والے کے ہاں اس کی بہت عزت و احترام ہوتا ہے۔حتیٰ کہ کسی شاعر نے خوب کہا۔

لا تدعنی الا بيا عبدها   فانه احسن اسمائی

ترجمہ: اے آقا مجھے تو اپنا بندہ کہہ کر بلا لے کیونکہ مجھے یہ نام سب سے پسند ہے۔

۹۔آپ کا زندہ معجزہ قرآن ہے

ہر نبی کا معجزہ ختم ہوگیا مگر سید الاولین ولاخرین کا معجزہ قرآن مبین تا قیامت زندہ اور باقی ہے۔

۱۰۔پتھر کا سلام اور کھجور کا رونا

آپ ﷺ کی خدمت میں پتھر نے سلام کیا۔آپ ﷺ کے فراق میں کھجور کا تنا رویا اور یہ چیز کسی اور نبی کے لیے ثابت نہیں۔

خذمانراه و دع شيئا سمعت به

ترجمہ: جسے تو نے اپنے آنکھوں سے دیکھا اسے مضبوطی سے تھام لے اور جو سنا ہوا ہے اسے چھوڑ دے۔

۱۱۔اکمل معجزات

آپ ﷺ کو جو معجزات عطا ہوئے وہ دوسروں کے معجزات سے اعجاز میں بڑے کامل ہیں مثلاً انگلیوں سے چشمہ کا جاری ہونا' پتھر سے پانی ہونے افضل ہے کیونکہ پتھروں سے چشمے جاری ہوتے رہتے ہیں لہٰذا آپ ﷺ کا معجزہ انگلیوں سے پانی جاری ہونا یہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے اعلیٰ ہے جس میں پتھر سے پانی جاری ہوا۔

۱۲۔آنکھوں کی بینائی لوٹانا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادرزاد اندھوں کو بینائی عطا کرتے لیکن وہاں آنکھ اپنے مقام پر ہوتی تھی لیکن رسول اللہ ﷺ کی یہ شان وعظمت ہے کہ آپ ﷺ نے رخسار پر بہہ جانے والی آنکھ کو واپس لوٹا دیا۔اس میں دو طرح کا معجزہ ہے۔(۱) آنکھ کے بہہ جانے کے بعد اسے اپنے مقام پر جوڑ دینا۔(۲) بینائی ختم ہوجانے کے بعد بینائی کا واپس لوٹانا۔

۱۳۔ایمان کی زندگی عطا کرنا

جتنی اموات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بدنی زندگی عطا کی اس سے کہیں زیادہ رسول اللہ ﷺ نے مردہ کفار کو ایمان جیسی دولت عطا کی۔حیات ایمان اور حیات میں جو فرق ہے وہ واضح ہے۔

۱۴۔سب سے زیادہ اجر وثواب آپ کو حاصل ہوگا

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے بارے میں یہ لکھ دیا ہے کہ اسے اس کی امت کے اعمال' احوال اور اقوال کے مطابق اجر ملے گا۔آپ ﷺ کی امت' اہل جنت کا نصف ہوگی۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت کے بارے میں فرمایا ہے یہ

امت بہترامت جولوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کیونکہ یہ معارف' احوال' اقوال اوراعمال کے ساتھ منصف ہونے کی وجہ سے تمام سے بہتر ہے۔

کوئی معرفت' حال' عبادت' قول اور پرورش جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنتی ہے ایسی نہیں جس پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے رہنمائی نہ فرمائی ہو اور آپ نے اس کی دعوت نہ دی ہو' تا قیامت اس کا اجر اور اس پر عمل کرنے والے کا اجر آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حاصل ہوگا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان ہے۔

من دعا الی هدی کان له اجره و اجر من عمل به الی یوم القیامة ٥ (المسلم' ۲۶۷۴)

ترجمہ : جس نے کسی نیکی کی طرف رہنمائی کی اس کے لیے اس کا اجر ہے اور ہر اس شخص کا اجر بھی اسے ملے گا جس نے روز قیامت تک اس پر عمل کیا۔

حضرت انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی بھی اس مقام و مرتبہ تک نہیں پہنچا۔

حدیث میں یہ بھی آیا ہے۔

الخلق کلهم عیال الله فاحبهم الیه انفعهم لعیاله ٥ (مجمع الزوائد۔۱۹۱/۸)

ترجمہ : تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا خاندان ہے اللہ کو وہ سب سے محبوب ہے جو اس کے خاندان کو زیادہ نفع پہنچائے۔

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اہل جنت کے نصف کو جبکہ دیگر انبیاء میں سے ہر نبی نے دوسرے نصف کے ایک جز کو نفع بخشا ہے۔ آپ کا مقام قرب الٰہی میں اس قدر بلند ہے جس قدر نفع میں بلند ہیں۔

امت کے ہر عارف کی معرفت حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے معارف کی طرف منسوب ہوگی اور اس کا آپ کو اجر حاصل ہوگا۔

امت کے ہر صاحب حال کا حال' آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی احوال کی برکت سے ہے' اس کا اجر آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ملے گا۔ امت کا کوئی صاحب مقال ایسا نہیں جس کا قول اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنے اور وہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مقالات اور تبلیغ کا فیضان نہ ہو۔ اس کا اجر آپ کو ضرور حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بننے والے اعمال' نماز' زکوۃ' غلاموں کی آزادی' جہاد' نیکی' معروف' ذکر' صبر' عفو اور درگزر میں کوئی ایسا عمل نہیں جس پر اجر آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حاصل نہ ہو امت آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشادات عالیہ اور راہنمائی کی وجہ سے بھی ہوگا' جبکہ آپ کی امت میں جس نے کسی دوسرے کی رہنمائی کی اسے بھی عمل کرنے والوں کے مطابق اجر ملے گا اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تو اس عمل کرنے اور رہنمائی کرنے والے دونوں کا اجر ملے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام رو پڑے

اسی لیے معراج کی رات رشک کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام رو پڑے کہ آپ ﷺ کی امت' ان کی امت سے کثرت سے جنت میں جائے گی۔ بطور حسد نہ روئے جیسا کہ بعض جہاں نے گماں کیا ہے' آپ کو تو اس پر رشک آیا کہ میں یہ مقام نہ پا سکا۔

۱۵۔تمام جن وانس کے رسول

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک خاص قوم کی طرف بھیجا مگر آپ ﷺ کو تمام جن وانس کا نبی بنایا' ہر نبی نے امت کو جو تبلیغ کی اس کا ثواب اسے ملے گا۔ ہمارے کریم آقا کو ان تمام کا ثواب ملے جن کی طرف آپ ﷺ مبعوث ہوئے خواہ انہیں آپ نے بلا واسطہ تبلیغ فرمائی یا بالواسطہ اس لیے احسان جتلائے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ولو شئنا لبعثنا فی کل قریۃ نذیرا٥ (الفرقان' ۵۱)

ترجمہ: اور ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرسنانے والا بھیجتے۔

احسان یوں بنتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہر قریہ میں الگ الگ نبی بھیج دیتے تو آپ ﷺ کو اسی قریہ والوں کا ثواب ملتا جس کی طرف آپ نبی ہوتے۔

۱۶۔سدرۃ المنتہیٰ پر کلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور اور وادی مقدس میں کلام سے نوازا مگر ہمارے نبی ﷺ سے سدرہ المنتہیٰ کے مقام پر کلام کا شرف عطا فرمایا۔

۱۷۔بعد میں آکر جنت میں پہلے

آپ ﷺ نے فرمایا ہم دنیا میں آخر آئے ہیں' قیامت میں پہلے ہوں گے۔ ہمارا حساب تمام مخلوق سے پہلے ہو گا ہم جنت میں میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ (سنن ابن ماجہ' ۱۰۸۳)

۱۸۔سب سے پہلے روضہ اقدس سے اٹھنا

آپ نے اپنی سربراہی کا تذکرہ کرتے ہوئے روز قیامت کا ذکر کیا اور کہا میں روز قیامت اولاد آدم کا سربراہ بنوں گا۔

اول من ینشق عنہ البقر واول شافع واول مشفع٥ (المسلم' ۲۲۷۸)

ترجمہ : سب سے پہلے میں روضہ انور سے اٹھوں گا اور سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔

۱۹۔ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

آپ نے یہ بھی فرمایا روز قیامت تمام خلق خدا حتیٰ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی میری طرف رجوع کریں گے۔

۲۰۔وسیلہ آپ کا مقام ہے

آپ نے فرمایا جنت میں وسیلہ نامی مقام کسی اللہ کے بندے کو ملے گا امید کرتا ہوں وہ میں ہوں گا جس نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی اس کے لیے شفاعت ہے۔(المسلم ' ۳۸۴)

۲۱۔ستر ہزار امتی بلا حساب جنت میں

آپ کی امت میں سے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں جائیں گے اور یہ چیز کسی اور کے لیے ثابت نہیں۔

۲۲۔حوض کوثر اور حوض قیامت کی ملکیت

آپ کو جنت میں حوض کوثر کا اور میدان محشر میں حوض کا مالک بنا دیا ہے۔

۲۳۔مناقب میں افضل و اعلیٰ

آپ نے فرمایا ہم آخری مگر سابق ہیں یعنی زمانہ کے لحاظ سے آخری اور مناقب وفضائل کے اعتبار سے پہلے ہیں۔

۲۴۔مال غنیمت کا حلال ہونا

آپ کی خاطر مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا حالانکہ پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھا۔امت کی صفوں کو ملائکہ کی صفیں اور آپ کی خاطر تمام زمین کو سجدہ گاہ اور مٹی کو پاکیزگی عطا کر دی گئی۔ یہ تمام خصائص آپ کی بلند مرتبت اور امت پر رحمت وشفقت پر دال ہیں۔

۲۵۔اخلاق عظیمہ کے مالک

اللہ تعالیٰ نے آپ کے سیرت وکردار کی مدح فرماتے ہوئے فرمایا۔

وانك لعلى خلق عظيم○ (القلم ' ۴)

ترجمہ: بلاشبہ آپ عظیم اخلاق کے مالک ہیں۔

جب کوئی بڑا کسی شی کو بڑا کہتا ہے تو یقیناً اس کی بڑائی میں خوب عظمت ہوگی اور جب سب سے بڑا کسی کو بڑا کہے تو اس وقت اس بڑائی کا کیا عالم ہوگا؟

۲۶۔ بلاواسطہ کلام کا شرف

اللہ تعالیٰ نے آپ سے تین طرح کلام فرمایا۔

۱۔ سچے خوابوں کی صورت میں۔

۲۔ بلاواسطہ کلام فرمایا۔

۳۔ جبریل امین کے ذریعہ سے۔

۲۷۔ سب سے جامع کتاب

آپ ﷺ کو ایسی کتاب عطا فرمائی جو تمام کتب تورات' انجیل اور زبور پر جامع اور ان کے تمام مضامین کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ افضل کو افضل ہی عطا کیا جاتا ہے۔

۲۸۔ عمل کم' اجر زیادہ

آپ ﷺ کی امت نے پہلوں سے عمل کم کیا ہے مگر اجر ان سے زیادہ پائے گی۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں موجود ہے۔

۲۹۔ زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں

اللہ تعالیٰ نے زمین کے تمام خزائن کی چابیاں آپ ﷺ کو دیں اور اختیار دیا کہ آپ ﷺ چاہیں تو بادشاہ بن جائیں یا نبی عبدٗ آپ نے جبریل سے مشورہ کیا انہوں نے تواضع کی طرف اشارہ کیا آپ نے عرض کیا میں نبی عبد بننا چاہتا ہوں۔

اجوع یوما واشبع یوماً فاذا جعت دعوت اللہ واذا سبعت دعوت اللہ○ (سنن الترمذی' ۲۳۴۸)

ترجمہ: ایک دن میں بھوکا رہوں اور ایک دن سیر ہو جاؤں جب بھوک لگے تو میں اللہ سے مانگوں اور جب سیر ہو جاؤں تو اللہ کا شکر ادا کروں۔

یعنی آپ ﷺ نے چاہا کہ میں ہر حال میں اپنے رب کے ساتھ مشغول رہوں خواہ وہ حالت تکلیف ہو یا خوشی، وہ حالت نعمت ہو یا حالت پریشانی۔

۳۰۔ رحمۃ للعالمین کی شان

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کی امت کے گناہ گاروں کو مہلت دی ہے، بخلاف گزشتہ انبیاء کی امتوں کے جیسے ہی انہوں نے جھٹلایا ان پر عذاب آ گیا۔

رہا آپ کے اخلاق کا معاملہ، تو آپ ﷺ حلم، عفو ودرگزر، صبر، شکر، نرمی وغیرہ میں درجہ کمال پر فائز ہیں۔

آپ ﷺ کے خشوع وخضوع، کھانے پینے، پہننے، رہائش، معاشرت ومیل جول میں سادگی اور تواضع، امت کے لیے خیرخواہی، لوگوں کے ایمان پر حریص، رسالت کا بوجھ، اہل ایمان کے ساتھ شفقت، کفار پر سختی اور شدت، دین الٰہی کی مدد اوراس کی سربلندی کے لیے تکالیف برداشت کرنا مثلاً وطن چھوڑنا، ہجرت کرنا وغیرہ۔ تو ان میں بعض کا تذکرہ کتاب اللہ میں ہے اور بعض کا تذکرہ کتب شمائل وسیرت میں ہے۔ آپ کی نرمی کا بیان ہے۔

فبما رحمة من الله لنت لهمo (آل عمران، ۱۵۹)

ترجمہ: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے۔

کفار پر سخت اور اہل ایمان کے لیے سراپا رحمت کا تذکرہ یوں ہے۔

محمد رسول الله و الذين معه اشداء على الكفار رحماً بينهمo (الفتح، ۲۹)

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

امت کے ایمان پر حریص، تمام اہل ایمان پر راحت وشفقت کا ذکر اس آیت میں ہے۔

لقد جاء كم رسول من انفسكم عزيز عليه ماعنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤوف رحيمo (التوبہ، ۱۲۸)

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

ادائیگی رسالت میں آپ ﷺ کی حسن نیت اور اخلاص یہ ہے۔

فتول عنهم فماانت بملومo (الذاریات، ۵۴)

ترجمہ: تو اے محبوب تم ان سے منہ پھیر لو تو تم پر کچھ الزام نہیں۔

۳۱۔امت عادل حکام کے درجہ پر فائز

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت کو عادل حکام کا درجہ عطا فرمایا ہے جب اللہ تعالیٰ روز قیامت بندوں کا فیصلہ فرمائے گا تو سابقہ امتیں اپنے انبیاء کی تبلیغ کا انکار کردیں گی اس پر آپ کی امت لایا جائے گا جو اس بات کی گواہی دے گی کہ انبیاء علیہم السلام نے انہیں تبلیغ کی تھی یہ خصوصیت کسی اور نبی کی امت کو حاصل نہیں۔

۳۲۔امت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی

آپ ﷺ کی امت کو یہ درجہ عصمت عطا فرمایا کہ وہ کسی گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی خواہ وہ فروع ہو یا اصل۔

۳۳۔کتاب اللہ کی حفاظت

حضور کو عطا کردہ کتاب کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لی اگر تمام کائنات مل کر اس میں اضافہ یا کمی کرنا چاہے تو نہیں کرسکتی حالانکہ تورات وانجیل میں تبدیلی واقع ہوچکی ہے۔

۳۴۔عدم قبولیت عمل پر پردہ

پہلے جس کا عمل وقربانی قبول ہوتی آسمان سے آگ آکر اس قربانی کو کھا جاتی اور جس کی قبول نہ ہوتی اسے ذلیل کرنے کے لیے ویسی ہی چھوڑ دی جاتی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کرم فرماتے ہوئے نہ قبول ہونے والے عمل پر بھی پردہ ڈال دیا ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وما ارسلنك الا رحمة للعالمينo (الانبیاء'۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لیے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

انما انا رحمة مهداةo (دلائل النبوۃ'۱:۱۵۸)

ترجمہ: میں سراپا رحمت ہوں۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

انا نبی الرحمةo (المسلم'۲۳۵۵)

ترجمہ: میں نبی رحمت ہوں۔

۳۵۔جامع کلمات سے نوازا گیا

آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جامع کلمات سے نوازا' گفتگو میں اختصار مگر تمام عرب سے فصاحت و بلاغت میں فوقیت حاصل ہو گئی جیسا کہ تمام انبیاء و رسل پر بھی اسی طرح اس رسل پر بھی جنہیں اہل سما اور ملائکہ میں سے منتخب کیا گیا ہے کیونکہ افضل بشر ملائکہ سے بھی افضل ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

ان الذين امنوا وعملوا الصلحت اولئك هم خير البريةo(البینۃ۷)

ترجمہ: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے وہی تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔

اور ملائکہ بھی مخلوق میں سے ہیں کیونکہ لفظ بریہ ''براﷲ نحلو'' سے ماخوذ ہے یعنی اللہ نے ان کی تخلیق فرمائی ہاں ان کے اندر یہ دونوں اوصاف موجود ہونے کے باوجود لفظ ''امنوا وعملوا الصلحت ''میں وہ شامل نہیں کیونکہ ان کے اطلاق سے مفہوم انسان ہی ہوتے ہیں لہٰذا یہ الفاظ اس کے ساتھ مختص ہیں۔

سوال۔البریہ براء سے مشتق ہے معنی یہ ہوگا جو ایمان لائے نیک عمل کیے وہ خیر البشر ہیں۔

جواب۔(ا)۔آئمہ لغت نے ''البریہ'' کو ان الفاظ میں شامل کیا ہے جن میں عرب ہمزہ نہیں پڑھتے۔

(۲)۔امام نافع نے اسے ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے اور دونوں قراتیں کلام اللہ ہیں' اگر ایک قرات اہل ایمان و عمل کو باقی انسانوں پر افضل قرار دے رہی ہے تو دوسری اسے تمام مخلوق سے افضل بتا رہی ہے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ افضل بشر ملائکہ سے افضل ہوتا ہے تو انبیاء علیہم السلام اہل ایمان و عمل سے بالیقین افضل ٹھہرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت انبیاء کے تذکرہ کے بعد فرمایا۔

وكلا فضلنا على العالمينo(الانعام۸۶)

ترجمہ: اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی۔

یہ آیت کریمہ واضح کر رہی ہے کہ حضرات انبیاء علیہم اسلام بشروں اور ملائکہ سے افضل ہیں کیونکہ عالمین میں ملائکہ بھی شامل ہیں خواہ یہ علم سے مشتق ہو یا علامت سے جب انبیاء ملائکہ سے افضل ٹھہرے تو رسول اللہ ﷺ ملائکہ کے سرداروں کے بھی سردار ہوئے تو آپ ملائکہ سے دو درجہ افضل و اعلیٰ ہوئے' ان مراتب کی قدر و منزلت اور بلندی اس ذات مبارکہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا جس نے خاتم النبین اور سید المرسلین کو تمام زمانوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے کرم وفضل کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم اپنے اس مقدس رسول کی سنت' طریقہ اور تمام اخلاق ظاہرہ وباطنہ میں اہتمام کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے خدام ومعاونین میں شام فرمائے۔

والحمدللہ وحدہ تم الکتاب بحمد الملك الوهاب

نوٹ: یہ ترجمہ بروز بدھ ۳۰ صفر ۱۴۱۷ بعد نماز عصر جامع رحمانیہ شادمان میں شروع ہوا۔ یکم ربیع الاول ۱۴۱۷ بروز جمعرات جامعہ اسلامیہ لاہور میں اختتام پذیر ہوا یعنی اللہ تعالیٰ نے فقط ایک رات میں اس ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی۔